فاٹا انضمام اور جمعیت علماء اسلام کا موقف

فاٹا سات ایجنسیوں اور چھ فرنٹیئر ریجن پر مشتمل ستائیس ہزار دو سو بیس کلومیٹر پر محیط قبائلی علاقہ ہے، اس خطے کی جنوبی وزیرستان سے باجوڑ ایجنسی تک چار سو ساٹھ کلومیٹر سرحد افغانستان سے ملتی ہے، وفاق کے زیر انتظام اس علاقے پر کئی دہائیوں سے فرنٹیئر کرائمنز ریگولیشنز (FCR) کا انگریزی قانون نافذ ہے جس کے خلاف طویل عرصے سے فاٹا کے عوام اور بالخصوص نوجوان آواز بلند کرتے رہے ہیں اور ہر فورم پر اس کو ''کالا قانون'' قرار دیتے ہوئے اس سے نجات اور آزادی کا مطالبہ کرتے ہیں۔تاہم پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ایسا ہوا ہے کہ فاٹا (قبائل) کو قومی دھارے میں لانے ، ایف سی آر سے آزادی دینے اور اس علاقے کی ترقی کیلئے قومی سطح پر سنجیدہ اقدامات کئے جا رہے ہیں۔فاٹا اصلاحاتی کمیٹی کا قیام اور اسکی سفارشات کے بعد فاٹا کے عوام میں روشن مستقبل کی امید پیدا ہوگئی ہے۔فاٹا ریفارمز کمیٹی کی رپورٹ سامنے آنے کے بعد ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ فاٹا کے عوام جلد ہی ایف سی آر قانون سے نجات حاصل کرلیں گے لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ معاملہ سیاست کی نظر ہوکر مزید متنازعہ بنتا جارہا ہے۔خیبر پختونخوا بلکہ پاکستان کی تمام سیاسی و مذہبی جماعتیں اس نکتہ پر متفق ہیں کہ قبائل کو خیبر پختونخوا کے ساتھ انضمام کرانا ہی تمام مسائل کا حل ہے۔

اس حوالہ سے جمعیت علماء اسلام کے سربراہ اور دفاع پاکستان کونسل کے چیئرمین مولانا سمیع الحق صاحب کا مؤقف یہ ہے کہ قبائل پر ان کی مرضی کے بغیر کوئی فیصلہ مسلط نہیں کرنے دیں گے ، امریکہ نے قبائل کو دربدر کرکے پاکستان کی بنیادیں ہلا دی ہیں۔اس اہم مسئلہ پر قائد جمعیت حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے مورخہ ۳۔اکتوبر کو جمعیت علماء اسلام کے زیر اہتمام پشاور میں ایک بہت اہم قومی سطح کا قبائلی جرگے کا اہتمام کیا اور جرگے سے صدارتی خطاب کرتے ہوئے ان خیالات کا اظہار کیا کہ قبائل کی بربادی میں حکومت پاکستان کی خارجہ و داخلہ پالیسی کا بھی بہت بڑا دخل ہے ، پرائی آگ کو اپنے گھر لاکر ملک کے امن کو تباہ کر دیا۔اب اس کا واحد حل یہ ہے کہ قبائل کو صوبہ میں

ضم کر کے ان کے احساس محرومی کو ختم کیا جائے اور ان کو وہ تمام شہری حقوق، سہولیات اور مراعات دی جائیں جو پاکستان میں دوسرے صوبوں کے عوام کو حاصل ہیں۔

قائد جمعیت حضرت مولانا سمیع الحق نے یہ بھی واضح کر دیا کہ فاٹا کے مستقبل کے حوالے سے قبائلی عوام کے موقف کو سامنے رکھتے ہوئے یہ بات سامنے آتی ہے کہ فاٹا کے عوام ایف سی آر سے آزادی اور اپنے بنیادی حقوق چاہتے ہیں۔ضرورت اس امر کی ہے کہ تمام سیاسی جماعتیں اس معاملے پر لڑنے جھگڑنے کے بجائے اس معاملے کی اہمیت ونزاکت کو سمجھیں اور افہام وتفہیم سے معاملہ حل کریں، کہیں ایسا نہ ہو کہ سیاست چمکانے کی اس دوڑ میں ستر سال بعد ملنے والا یہ موقع بھی قبائلی عوام کہیں گنوا نہ دیں۔

اس جرگہ میں وانا وزیرستان سے لے کر باجوڑ تک تمام سرکردہ قبائلی عمائدین، ملکان نے شرکت کی اسی طرح قومی سیاسی جماعتوں کی بھی بھرپور نمائندگی موجود تھی، جن میں پاکستان تحریک انصاف کے وزیراعلیٰ خیبرپختونخوا جناب پرویز خٹک صاحب ،صوبائی ترجمان جناب شاہ فرمان صاحب،عوامی نیشنل پارٹی کے مرکزی سیکرٹری جنرل میاں افتخار حسین شاہ صاحب، سابق وزیر جناب سردار حسین بابک صاحب، جماعت اسلامی کے پروفیسر محمد ابراہیم صاحب، سابق ایم این اے جناب ہارون الرشید صاحب ،قومی وطن پارٹی کے جناب اسد آفریدی صاحب، جناب طارق احمد صاحب، فاٹا کے پارلیمانی لیڈر جناب شاہ جی گل آفریدی صاحب، جمعیت علماء اسلام کے مولانا حامد الحق حقانی صاحب،مولانا سید یوسف شاہ صاحب،مولانا عبدالرؤف فاروقی صاحب ،مولانا شاہ عبدالعزیز مجاہد صاحب، سینیٹر حاجی عبدالرحمٰن صاحب، مولانا عبدالحیؒ حقانی صاحب، ملک حبیب نور اورکزئی صاحب ،ملک قسمت خان صاحب،مولانا زرولی خان صاحب اور دیگر حضرات شامل تھے۔

جرگہ کے شرکاء نے حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کے فاٹا کیلئے بالخصوص اس جرگہ کے انعقاد پر خراج تحسین پیش کیا اور اپیل کی گئی کہ وہ قبائل کو ایک ہی نقطہ پر جمع کر کے قائدانہ کردار ادا کریں۔شرکائے جرگہ نے کہا کہ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ واحد سیاسی اور مذہبی غیرمتنازعہ شخصیت ہیں جس پر قبائل کا مکمل اعتماد ہے۔آخر میں صوبائی وزیر شاہ فرمان، شاہ جی گل آفریدی ممبر قومی اسمبلی، مولانا حامد الحق حقانی، سردار حسین بابک (ایم پی اے)، طارق احمد، مولانا ہارون الرشید پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی گئی جس نے ایک متفقہ اعلامیہ پیش کیا جو آخر میں صدر جرگہ حضرت مولانا سمیع الحق

صاحب مدظلہ نے میڈیا کے سامنے پڑھ کر سنایا۔

واضح رہے کہ آج تک اس جرگہ کے علاوہ کسی جرگہ میں سیاسی قائدین اور قبائلی عمائدین ایک اعلامیہ پر متفق نہیں ہوئے لیکن سب نے بیک آواز درج ذیل اعلامیہ پر اتفاق کیا۔

اس جرگہ میں شرکت کرنے والے تمام زعماء، مذہبی و سیاسی جماعتوں کے قائدین اور فاٹا نمائندگان نے درج ذیل امور پر اتفاق کیا جو اس اعلامیہ میں پیش کیا جا رہا ہے:

(۱) آئین پاکستان میں ترمیم کے ذریعہ فوری طور پر فاٹا کے عوام کو خیبر پختونخوا اسمبلی میں اپنے نمائندے منتخب کرنے کا حق دیا جائے اور اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ یہ نمائندے تمام مالی اور انتظامی امور میں قانون سازی کرنے کیلئے با اختیار ہوں گے۔

(۲) قبائلی علاقہ جات کی اقتصادی اور معاشی و معاشرتی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ آئینی ترمیم کے ذریعہ فاٹا کو صوبہ خیبر پختونخوا میں فوری ضم کیا جائے اور بلا تاخیر اسے صوبہ کا حصہ تسلیم کیا جائے۔

(۳) فاٹا میں ایف سی آر کو ختم کر کے باضابطہ عدالتی نظام قائم کیا جائے، سپریم کورٹ اور پشاور ہائی کورٹ کا دائرہ فاٹا تک وسیع کیا جائے۔

(۴) فاٹا کے عوام کو قانونی، آئینی اور بنیادی انسانی حقوق دیئے جائیں۔

(۵) صوبہ کے وزیر اعلیٰ کو ہی خیبر پختونخوا اور فاٹا علاقوں کیلئے چیف ایگزیکٹو کا درجہ دیا جائے۔

(۶) قبائل کی مردم شماری میں ''در پردہ'' مقاصد کے لئے بہت کم تعداد بتلائی گئی، تقریباً دو کروڑ قبائل کو لاکھوں کی تعداد میں ظاہر کیا گیا، اس سلسلہ میں قبائل کے تحفظات کو دور کیا جائے۔

راقم کے خیال میں تمام سیاستدانوں کو ان تجاویز پر مل بیٹھ کر اس کو عملی جامہ پہنایا جائے، انضمام کے فیصلے کے بعد بھی فاٹا کی تعمیر و ترقی کا سلسلہ شروع ہو جائے گا تو کچھ بعید نہیں کہ پھر مستقبل میں آبادی اور وسائل کی زیادتی کی وجہ سے الگ صوبے کا قیام عمل میں لایا جاسکتا ہے۔ مگر فی الحال الگ صوبے یا کسی اور ایشو کی وجہ سے قبائلی اصلاحات کو رکوانا اور ساری تجاویز کو بیک جنبش قلم ''سازش'' کہلانا کوئی دانشمندی کی بات نہیں۔ فاٹا کا انضمام اور تعمیر و ترقی صرف قبائلی عوام کا نہیں بلکہ پاکستان کے بیس کروڑ عوام پر قرض ہے۔ آئیں اس پرانے قرض کو چکانے کے لئے مل کر کردار ادا کریں۔